ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

محمد اظہر

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، بہاالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

ڈاکٹر حماد رسول

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو، بہاالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

ڈاکٹر اسلم فرخی بحیثیت مکتوب نگار

Muhammad Azhar
Ph.D Scholar Department of Urdu, BZU, Multan.
Dr. Hamad Rasool
Assistant professor Department of Urdu BZU, Multan.

Letter Writing of Dr. Aslam's Farkhi

In Urdu literature, Dr. Aslam Farkhi is a unique writer due to his creative aspects. He is a sketcher, researcher, critic, editor, columnist, playwright, novelist and letter writer. As a sketcher, he penned the culture and values associated with the personalities he wrote about. As a researcher and critic, he took Urdu research and criticism out of the realm of traditional research and criticism and introduced it to scientific and modern scientific insights. Apart from drama and fiction, as a children's writer and columnist, he enriched all these genres with his enlightenment and knowledge.

Keywords: *Letter Writing, Urdu Literature, traditional research, culture, Scientific insight, enlightenment and knowledge.*

دو اشخاص کے درمیان باہمی گفتگو ایک سماجی ضرورت ہے اور جب یہ عمل آمنے سامنے ممکن نہ ہو تو ہم اپنے خیالات کا اظہار تحریر کے ذریعے یعنی لکھ کر کرتے ہیں۔ یہ تحریر خط کہلاتی ہے۔ اس کی تحریری شکل میں میں باتیں کرنا ہے اس کو آدھی ملاقات بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان میں خط کو الرسالہ اور مکتوب جبکہ فارسی میں نوشتہ رقعہ اور نامہ وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ دیگر زبانوں میں مثلاً ہندی، میراٹھی، گجراتی میں چھٹی پتری اور پنجابی میں پتر کہتے ہیں انگریزی میں لیٹر بہ معنی خط ہوتا ہے۔ فیروزالغات میں لفظ "خط" کے حسب ذیل معنی مترادف ملتے ہیں۔

" ۱۔ تحریر ۲۔ لکیر لائن ۳۔ نامہ / چھٹی ۴۔ انداز تحریر"۔[۱]

متن کی ہندوستانی ڈکشنری میں خط کے معانی اس طرح درج ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"Written communication sent to person by post" An art of light literature[۲]"

دی ورلڈ بک ان سائیکلو پیڈیا میں خط نگاری کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے۔

"Letter written is a way of commoniating a message in written words "[۳]

ہم ہندسہ میں خط بہ معنی یکسر یا سطر کے ہوتا ہے۔ جغرافیہ میں تقسیمی لکیر بہ معنی استواء خط سرطان وجدی مستعمل ہیں۔ عربی میں خط کی نسبت ایک ضرب المثل مشہور ہے "المکتوب نصفف الملاقات" یعنی خط آدھی ملاقات ہے۔

احساسات، جذبات اور خیالات کو قلم کی مدد سے کاغذ پر اتارنے اور انھیں دوسروں تک پہنچانے کا عمل خط نگاری کہلاتا ہے۔ اس عمل میں پیغام رسانی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ خط نگاری دراصل ترسیل خیالات واظہار کا بہترین وسیلہ ہے، خط ملاقات کا ایسا نعم البدل ہوتا ہے جو بازبان بے زبانی ان جذبات لطیف اور واردات نازک کی ترجمانی کرتا ہے جو ملاقات سے وابستہ ہوتے ہیں۔

دراصل خط نگاری ایک ایسی صنف ادب ہے جسے نہ اصول وضوابط کی قید میں جکڑا جاسکتا ہے اور نہ خیال کی عام فہم باتیں ہوں یا عقل و خرد سے تعلق رکھنے والی بصیرت اور افرور خیالات، گفتگو، خواہ کسی موضوع پر ہو مکتوب اپنے خط کے ذریعے اسے ذاتی صفاتی و فنی، دائمی مقامی اور کبھی آفاقی اور لازوال بھی بنادیتا ہے۔ اس میں شک وشبہ کی بات نہیں ہے خط نگاری ایک علیحدہ صنف ادب کی حیثیت رکھتی ہے اس کو ادب لطیف کا ایک ایسا جز قرار دیا دیا ہے خطوط نہ صرف کاتب و مکتوب الیہ کے رازہائے دروں کو اجاگر کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں بلکہ خطوط کے ذریعے شخصت و کردار کی مکمل عکاسی بھی ہوتی ہے۔ اور ساتھ بات چیت اور قول وفعل کی نشان دہی خطوط ہی کرتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ان میں جذبا، احساسات، مشاہدات و تجربات اور خیالات کی رنگینی اس نوعیت کی ہونی چاہیے کہ وہ جمالیاتی تسکین کا سبب بن سکے۔ بقول سلیمان ندوی:

"خط دلی جذبات کا خیالات کا روزنامچہ اور اسرار حیات کا صحیفہ ہے۔ اس میں وہ صداقت و خلوص ہے جو دوسروں کے کلام میں نظر نہیں آتا"۔[۴]

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

خط نگاری اہمیت کا حامل فن ہے۔اس کے رموز اسرار سے آشنا ہونے کے بعد مکتوب نگاری نے اس فن سے نہ صرف پورا پورا فیض اٹھایا ہے بلکہ دنیائے ادب کے سامنے اسے کبھی طنز و مزاح تو کبھی غم و تکلیف کی داستان بنا کر پیش کیا ہے۔خط نگاری سے ہر عمر کا شخص لطف اندوز ہو سکتا ہے۔خط نگاری کو کئی اصناف ادب پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ یہی وہ صنف ادب ہے جس سے متعدد کام لیے جاسکتے ہیں۔اس میں بہت سی اصناف ادب کی خصوصیات جمع ہو گئی ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر نیلو فر احمد مکتوب نگاری کے حوالے سے لکھتی ہیں:

> "خط نگاری ایک عمدہ اور خوش کن صنف بھی ہے۔ دور دراز علاقے میں کسی مکتوب الیہ کو جب مکتوب نگار کا خط موصول ہوتا ہے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ تنہا نہیں اور یوں خط ہجر وصال کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے جس سے گزر کر ہم منزل پاسکتے ہیں۔ڈاکیے کی صورت دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ ہمارے عزیز کا خط آیا ہے بچے بھی اچھل پڑتے ہیں اور بوڑھے بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی تفریح کا سامنا خط بن جاتا ہے۔ ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہمارا اپنا عزیز ہمارے سامنے موجود ہے اور ہم سے گفتگو کر رہا ہے"۔[۵]

اچھے خط کی خصوصیات بتاتے ہوئے عبد الحق لکھتے ہیں:

> "ادب میں سینکڑوں دلکشیاں ہیں اس کی بے شمار اہیں ہیں اور ان گنت گھاتیں ہیں لیکن خطوں میں جو جادو رہے وہ اس کی کسی ادا میں نہیں، نظم ہو، ناول ہو، ڈرامہ ہو یا کوئی اور مضمون ہو، غرض ادب کی تمام اصناف میں صفت گری کرنی پڑتی ہے اور صفت گری کی عمر بھی تھوڑی ہوتی ے۔ بناوٹ کی باتیں جلد پرانی اور بوسیدہ ہو جاتی ہیں صرف سادگی ہی ایسا حسن ہے جسے کسی حال اور زمانے میں زوال نہیں بشرطیکہ اس میں صداقت اور ہم میں سے کون سے جس کے دل میں صداقت کی چاہ نہیں"۔[۶]

مکتوب نگاری کی تاریخ بہت قدیم ہے، کاغذ ایجاد ہونے سے پہلے جب انسان درخت کے پتوں دھات کی پتیوں، چمڑوں اور مٹی کی لوحوں پر لکھتا تھا تب بھی خط لکھے جاتے تھے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے جاتے تھے تہذیب و تمدن کے ارتقائی دور کے ساتھ جب تحریروں کے سلسلے آگے بڑھے تو مکتوب نگاری بھی اسی ذیل میں آگئی۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

خط کی ابتدا کب ہوئی۔ اس حوالے سے معلوم نہ ہو سکا، وہ کون تھا جس نے پہلے خط لکھا تھا اس حوالے سے کسی کو علم نہیں ہو سکا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس نے دو اشخاص کے درمیان دوری کو قربت میں تبدیل کیا اور ہم میں وصل کی لذتوں سے آشنا کیا اسی دوری نے خط لکھنے کی ابتداء کی اور خط لکھنے کی ابتدائے تحریر کی ایجاد کی۔ خط نگاری کے اصول وضوابط نہیں بنائے گئے یہ صنف ہر قسم کی جکڑ بندیوں سے آزاد ہے۔ اس میں ہر بات کی گنجائش ہے اس کے لئے موضوع اور ہیت کی کوئی قید نہیں ہے لیکن ادبی خطوط خصوصیات کے لحاظ سے دیگر انصاف ادب سے ممتاز ہیں اور علیحدہ شناخت رکھتے ہیں اور ان کیفیات کو خطوط میں اجاگر کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں اس لحاظ سے دیگر اصناف ادب کی طرح خطوط کو ایک صنف کا درجہ بھی حاصل ہے۔ عشق و محبت کے خطوط میں اصول وضوابط کی ضرورت نہیں۔ اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"جس طرح بات چیت کے لیے کسی موضوع کا نہ ہونا اس کے ہونے سے زیادہ دلچسپ ہے اسی طرح خط میں نہ اصول کی ضرورت ہے نہ خیال کی اور نہ موضوع کی زندگی اپنی راہیں خود بنالیتی ہے۔ خط اپنی باتیں خود پیدا کرلیتا ہے۔ زندگی آغاز نہ انجام بس ایک بہاؤ ہے۔ ایک روانی ہے ایک اپج ہے۔ خط میں نہ ابتدائی، نہ انتہا، نہ وسط نہ تکمیل نہ نشیں، نہ دعائیہ، بس گریز ہی گریز ہے"۔(۷)

خط لکھنے کا کوئی قاعدہ نہیں، کوئی طریقہ نہیں جس طرح دل چاہے ابتداء اور اختتام کیجیے اس کی ابتداء عجب اور اس کی انتہا عجیب کوئی قید و بند نہیں روک ٹوک نہیں اصول وضوابط نہیں اور نہ اس کا کوئی خاص موضوع ہے۔ نہ اس میں خیال اور مشاہدے کی مرکزیت ہوتی ہے لحہ بہ لحہ باتیں بدلتی رہتی ہیں۔ رخ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ لہجے میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ جب انسان کا لہجہ نرم ہو جائے بات سے بات پیدا ہو جاتی ہے۔ جب خط کے موضوعات بدلتے جاتے ہیں تو ان باتوں میں زیادہ پھیلاؤ نہیں ہوتا بلکہ لامحدود ہونے کے باوجود اس کے کچھ حدود ہوتی ہیں۔ رنگارنگی کے باوجود اس میں ایک یک رنگی پائی جاتی ہے۔

مکتوب کی دو اقسام ہیں ایک نجی / ذاتی اور دوسرے دفتر / سرکاری خطوط کا ڈھانچہ ضرور ہوتا ہے اس طرح کے خطوط آزادی کے ساتھ نہیں لکھے جاتے اور نہ لکھنے والے کی اس میں اپنی مرضی شامل ہوتی ہے اس میں مخصوص القابات وآداب، ابتدائیہ اور مطالب و متن کے لیے مخصوص الفاظ اور انداز بیان کے بندھن میں بندھے ہوتے ہیں۔ ان کا مقاصد جامع اور مختصر جملوں میں ادا کرنا ہوتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اس کے علاوہ نجی / ذاتی خطوط لکھنا انتہائی آسان ہے۔اس کے لیے کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ سرکاری خطوط کی طرح اس میں پابندی نہیں ہوتی۔ ذیلی عنوانات کے تحت مکتوب نگار جس طرح چاہیے اپنے خیالات کا اظہار بے تکلف کر سکتا ہے۔ اس میں جذبات اور احساسات کو بہت سادگی کے ساتھ قلم بند کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح کے خطوط سیرت و شخصیت کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔

خط کی بنیادی صفت، اختصار ہے خطوط میں طوالت فن نقطہ نظر سے خطوط کا عیب سمجھا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ اچھا فن ہونے کے ساتھ ساتھ نازک فن بھی ہے۔ کیونکہ تکلف اور بناوٹ کی اس میں گنجائش نہیں پائی جاتی ہے۔ ساختہ اور برجستہ ہونے چاہیں۔ رازداری ان کا بنیادی حسن ہوتا ہے۔ خط میں جز میں کل کا نظارہ، کرانے کا نام ہے اور مکتوب نگار کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

اچھے خط کی ایک خوبی ہوتی ہے وہ ہے لطافت، اس کا موضوع جو بھی ہو لیکن اچھے مکتوب نگار کے ہاں باتیں کچھ ایسے انداز سے ہوتی ہیں کہ ایک لطیف کیفیت کا احساس پیدا کر دیتی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ محبت وانس کی فضا کا برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔

خطوط کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ خوش خطی سے عبارت میں جان پیدا ہوتی ہے اور دیکھنے والے اس کے پڑھنے کا شوق رکھتا ہے۔ الفاظ کی بناوٹ سے مکمل طور پر خط پڑھ لیتا ہے۔خوش خطی سے قاری پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جس سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

خطوط کے موضوعات انسانی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں جس سے باتیں لمحہ بہ لمحہ بدلتی رہتی ہیں اس لیے لکھتے وقت اسلوب اور موضوع کی کوئی قید نہیں ہوتی، لیکن موضوع اور اسلوب میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ جس میں اسلوب تحریر، الفاظ کا انتخاب، جملوں کی ساخت سب کا موضوع کے ساتھ تعلق ہو، ایک موضوع قارئین میں انباط پیدا کرتا اور دوسرا جس کا مقصد قارئین کے احساسات کو جھنجھوڑتا ہے خطوط کی زیادہ تر کامیابی کا انحصار اس کے اسلوب پر ہوتا ہے۔

مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں مکتوب نگاری کے اصول وضوابط نہیں ہیں اور نہ ہی کسی نے مرتب کیے ہیں نہ خاص موضوع اور نہ کوئی ہیت متعین کی جاسکتی ہے۔ شخصیت کے مزاج اور معیار کے مطابق ان کی خصوصیات موضوع اور ہیئت میں برابر تبدیلیاں ہوتی ہیں جو خط کے اسلوب پر اپنے اثرات مرتب کرتے رہتے ہیں اس طرح مکتوب اپنی مختلف ہیتیوں اور گوناگوں صورتوں میں ایک صنف ادب کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر اسلم فرخی کے خطوط جو انھوں نے مختلف علمی و ادبی شخصیات کو لکھے۔ ان کے خطوط کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئے اور نہ ہی اس طرح کا انھوں نے کوئی ادارہ کیا تھا۔ یہ خط علمی و ادبی اہمیت کے ساتھ ساتھ تخلیقی اعتبار سے بھی بہت اہم ہیں۔ خطوط نگاری ان کے لیے ایک سنجیدہ معاملہ رہی ہے یہ خطوط مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کے درمیان محض دو اوراق کا تبادلہ نہیں ہے۔ دو انسانوں کے باہمی تعلق ان کی فکر اور اس سے بڑھ کر یہ خطوط نگاری پوری تہذیبی اور معاشرتی زندگی کا آئینہ دار بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے بہت سی معتبر شخصیات کو خطوط لکھ کر ایسے ایسے عہد واکیے اور ایسے ایسے علمی، ادبی اور معاشرتی تجزیے کیے ہیں کہ جس کی بدولت یہ خطوط ذاتی نوعیت سے بڑھ کر ایک تاریخی دستاویز کا درجہ اختیار کر گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خطوط نگاری کو غیر شعوری طور پر غالب ہی نے پروان چڑھایا۔ غالب کے بعد آج تک اہم علمی اور ادبی شخصیات کے درمیان مراسلہ نگاری نے بڑے بڑے مباحث کو جنم دیا جن کے مطالعہ سے ہر عہد کے مجموعی تہذیبی مزاج کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے مگر رفتہ رفتہ یہ رجحان ختم ہوتا چلا گیا اور آج کے دور تک آتے آتے ہندوستان اور پاکستان میں گنتی کے چند لوگ دکھائی دیتے ہیں جو اب تک اس روایت کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ انھی شخصیات میں سے ایک نام ڈاکٹر اسلم فرخی کا بھی تھا۔ جن کے خطوط ہندوستان اور پاکستان کے ادیبوں اور شاعروں کے نام ہیں اور جو اپنے خصوصی مزاج کے اعتبار سے اہمیت کے حامل بھی ہیں۔ ان کے خطوط مختلف رسائل وجرائد میں بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر اسلم فرخی کی خط وکتابت نصف صدی سے زائد عرصہ تک ہندوستان اور پاکستان کے نامور اہل قلم سے رہی۔ بالخصوص اردو ادب میں معتبر شخصیات سے براہ راست تعلق رہا۔ ان کے خطوط کا مطالعہ دلچسپی اور اہمیت کا حامل ہے۔

ڈاکٹر اسلم فرخی کے خطوں میں سے بے تکلفی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے خط نویسی یا القاب وآداب کے پُرانے طریقے کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ اس تبدیلی احساس ان کے خطوط میں القاب وآداب کے استعمال سے ہی ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات تو وہ بغیر القاب وآداب کے ہی خط لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ مظہر محمود شیرانی کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

"آپ کا گرامی نامہ اور تحفہ محبت موصول ہوا، بڑی خوشی ہوئی"۔ (۸)

ڈاکٹر اسلم فرخی بعض اوقات القاب و آداب کا بڑا خیال رکھتے ہیں اور انھیں اس کے عہدے اور مرتبے کے مطابق عزت واحترام بخشتے ہیں۔ ان کے خطوط میں القاب وآداب مختصر بھی ہیں اور طویل بھی ہیں اور بعض خطوط

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بغیر القاب و آداب کے ہی شروع کر دیتے ہیں مکتوب الیہ کو گرامی، مکرمی، مخدومی، گرامی قدر، سید صاحب، مخدومی مکرمی، ڈاکٹر صاحب سے مخاطب کرتے ہیں خطوط میں حفظ مراتب کا خیال بھی رکھتے ہیں۔ بعض خطوط میں دعائیہ جملے بھی موجود ہیں۔ اس حوالے سے ایک خط میں رقم طراز ہیں۔

"مخدومی مکرمی ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم مزاج گرامی آپ کا ارسال کردہ تحفہ حافظ محمود شیرانی" نظر نواز ہوا۔ ماشاء اللہ تحقیق کا پورا حق ادا کیا ہے خوشی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوتے کو دادا کی جس علمی اور تحقیقی لگن سے بزور کیا تھا پوتے نے ریاضت اور شوق سے اسے درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ"۔ (۹)

ڈاکٹر اسلم فرخی کے خطوط کے مطالعے سے ان کی ایک منفرد اور جداگانہ شخصیت ابھر کر سامنے آتی ہے۔ جس کی تشکیل میں اسلوب اور موضوعات دونوں کا دخل ہے۔ خطوط کی نثر میں تشبیہات و استعارات روزمرہ محاورات اور ضرب الامثال کا استعمال، مناسب ہے اور ان سب کی موجودگی نے اسلوب کو دلکش و دل نشیں بنادیا ہے۔ اس حوالے سے ایک اور خط میں لکھتے ہیں۔

"آپ کا گرامی نامہ اور مضمون کا تراشتہ ملا۔ میں نے مضمون بڑے غور سے پڑھا اور ساری ہیت مجھ پر منکشف ہوئی۔ کردار کسی کا مقصد اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنا تھا۔ امانت کا تقاضا نہ ہو اور کسی قسم کا شک و شبہ بھی ظاہر نہ کیا جائے۔ آپ نے ایک ناروا اور بے ہودہ الزام کا ازالہ کیا اور ثابت کر دیا"۔ (۱۰)

مظہر محمود شیرانی کے نام لکھے گئے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس زمانے میں خاکہ نگاری کے حوالے سے کام کر رہے تھے "خاکہ نگاری" لکھنے میں مصروف تھے اس کی ترتیب و مواد کا اہتمام کر رہے تھے۔ لکھتے ہیں:

"آپ کا گرامی نامہ اور تحفہ محبت موصول ہوا، بڑی خوشی ہوئی، آپ نے خاکہ نگاری میں نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ بڑے شہر دیہاتوں اور چھوٹے شہروں کو ہڑپ کرتے جاتے ہیں"۔ (۱۱)

ڈاکٹر اسلم فرخی نے خط میں منظر کشی کی ہے اب لگتا ہے کہ ہم قاری نہیں بلکہ سامع ہیں کیوں کہ خط پڑھتے وقت سارا منظر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتا ہے۔ گویا قاری شہروں اور دیہادتوں میں پہنچ جاتا ہے اور وہی سارا منظر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"بڑے شہر دیہاتوں اور چھوٹے شہروں کو ہڑپ کرتے جاتے ہیں۔ بڑے شہروں کی زندگی مصنوعی اور خلوص و محبت سے عاری ہے کسی کو یہ نہیں معلوم کہ دیوار کے بیچ کون رہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ وہ بھی معروف اور یہ بھی معروف، ایک دوسرے کو کس طرح پہنچائیں اور دکھ درد میں شریک ہیں"۔ (۱۲)

ڈاکٹر اسلم فرخی کا اسلوب سادہ، سلیس رواں اور بے تکلف ہے اسلوب کے مختلف رنگ خطوط میں اپنے انفرادی خدوخال کے ساتھ ابھرتے اور صورت پذیر ہوتے ہیں اپنی بات کی وضاحت کے لیے انھیں کوئی فضا باندھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ جدت اور دلکشی ان کی تحریر کا وصف خاص تھی جو ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دراصل ڈاکٹر اسلم فرخی کی طبیعت میں شگفتگی نازک خیالی لطافت اور جدت طرازی قدرت کی عطا کردہ تھی لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ آپ کو صحت مند مسرور اور مطمئن رکھے اور آپ کا قلم رواں دواں رہے"۔ (۱۳)

ڈاکٹر اسلم فرخی کے خطوں میں مخصوص اسلوب نگارش ملتا ہے۔ اکثر خطوں میں کتابوں کی اشاعت وطباعت کا ذکر ملتا ہے۔ بعض خطوں میں ذاتی حالات ہیں یعنی ان کی خوانگی زندگی رشتہ داروں کا سلوک، کچھ خطوط کالج میگزین سے تعلق رکھتے ہیں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"مرغزار" کا تازہ شمار بھی دل چسپ اور مفید ہے اس کے بعض مضامین اہمیت رکھتے ہیں۔ اتفاق سے میرے یہاں ان دنوں کالج میگزین کا بڑا چرچا ہے۔ بیوی گورنمنٹ گالج برائے خواتین کی پرنسپل ہیں اور کالج میگزین کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ میں نے "مرغزار" کا شمارہ انھیں دکھایا اور انھوں نے اسے فوراً کالج لائبریری کے لیے ضبط کر لیا۔ پسند بھی کیا اور ادارتی سلیقے کی داد دی"۔ (۱۴)

اس خط میں رسالہ کے علاوہ خوانگی زندگی کی بھی جھلک محسوس ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ نجی اور ذاتی حیثیت سے سامنے آئی ہے ان خطوں میں سب کچھ موجود ہے جس کی نقاب کشائی پہلے نہیں ہو سکی ان کی شوخی، متانت، ظرافت کو ان کے خطوط میں جیتی جاگتی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے ان کے خطوط تحقیقی اور تنقیدی حیثیت کے آئینہ دار ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر اسلم فرخی انجمن ترقی اردو پاکستان شعبہ تحقیق و تالیف و تصنیف سے منسلک رہے۔ انھوں نے تقریباً ساڑھے نوبرس مشیر علمی وادبی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔انھوں نے اس عرصے میں ستر کے قریب کتابیں چھاپی۔کتابیں ملنے اور نہ ملنے کے حوالے سے انھیں خطوط بھی لکھتے رہے ایک رسالے کی ترسیل کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"رسالہ اُردُو" کے ۸۹ءاور ۹۰ کے مکمل شمارے آپ کی خدمت میں علاحدہ سے ارسال کیے جارہے ہیں امید ہے کہ بحفاظت تمام پہنچیں گے"۔(۱۵)

ڈاکٹر اسلم فرخی کتابیں بھی بھیجتے تھے اور ساتھ ہی اس کتاب کے تاثرات کے حوالے سے لکھتے تھے کہ جو کتاب بھیجی ہے اس پر اپنے تاثرات دیں اور ساتھ نئے پروجیکٹ کے حوالے سے لکھتے تھے اس پر مضمون لکھ دیں اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"دبستان نظام" اور دوسری کتابیں پیش خدمت ہیں امید ہے کہ آپ مطالعے کے بعد اپنے تاثرات سے آگاہ فرمائیں گے۔ مرشدی و استازی ڈاکٹر غلام مصطفی خان صاحب قبلہ کی علمی خدمت کے حوالے سے ایک کتاب مرتب کرنے کا ارادہ ہے۔ کیا آپ ازراہ نوازش اس کتاب کے لیے ڈاکٹر صاحب قبلہ کی تحقیقی خدمت پر مضمون تحریر فرمائیں گے"۔(۱۶)

ڈاکٹر اسلم فرخی نے اپنے خطوط میں صوفیا کرام کے حوالے سے اظہار خیال ملتا ہے۔ اور بعض جگہ ان کی کرامات کے بارے میں بتاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان صوفیا کرام کا معتبہ دین کی تبلیغ تھا۔اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"حضرت سلطان جی نے اپنی مبارک مجلس میں بیان فرمایا کہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتان کثیر السیاحت بزرگ تھے ایک دفعہ ان کا گزر ملنگوں کے ایک گروہ میں ہوا۔ ان میں بیٹھ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک نور ظاہر ہورہا ہے غور سے دیکھا تو احساس ہوا کہ وہ نور ایک ملنگ سے ظاہر ہورہا تھا شیخ آہستہ سے اس کے پاس پہنچے اور دریافت کیا کہ تم ان لوگوں میں کیا کررہے ہو؟ اس نے کہا" تاکہ زکریا کو معلوم ہوجائے کہ ہر عام میں ایک خاص بھی ہوتا ہے"۔(۱۷)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اچھے مکتوب کی ایک بنیادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان میں مکتوب نگاری کے علاوہ مکتوب الیہ کی سیرت، شخصیت، شعور اور ذوق کا عکس جھلکتا ہو، اس کی مکمل زندگی کے کچھ پہلوں سے آگاہ ہو، ان کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں معلومات ہوں۔

> " آپ کا گرامی نامہ اور ڈاک کے ٹکٹ موصول ہوئے۔ آپ نے یہ ٹکٹ بھیج کر مجھے شرمندہ کیا"۔(۱۸)

خطوط کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر سال سلطان جی نظام الدین اولیاء کے عرس پر شرکت کے لیے جاتے تھے۔ یہ خط ان کی قلبی کیفیت کا ترجمان ہے جو بوجوہ ۱۹۹۰ء میں عرس میں حاضر نہ ہونے سے ان پر وارد ہوئی۔ اگر کسی وجہ سے نہ جاسکتے تو انھیں دکھ اور تکلیف ہوتی۔ زائرین کے ساتھ جایا کرتے تھے اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "اس سال بھی وزات امور مذہبی کے قافلے میں شامل تھا مگر لاہور پہنچ کر یہ خبر وحشت اثر ملی کہ ہندوستان میں ہونے والے فسادات کی وجہ سے زائرین کی حاضری منسوخ کر دی گئی ہے۔ چنانچہ کسی سے ملے بغیر چپ چاپ لاہور سے واپس آگیا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی تھا"۔(۱۹)

ڈاکٹر اسلم فرخی کے خطوط عزیز و اقارب کے نام ہیں اور جن میں روزمرہ کی معمولی باتیں آئے دن کے آمد و افکار اپنی اور دوسروں کی مصیبت کا ذکر ملتا ہے وہ ایک ادیب اور شاعر تھے اس کے باوجود مزاج میں بے حد انکساری تھی اس طرح کی خوبیاں دلوں میں گھر کر لیتی ہیں اور ان کی طرف سے دل میں محبت پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی محبت کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے جو انھوں نے اپنے دوست سید جمیل احمد رضوی کو ان کی بیٹی کی وفات پر خط لکھا اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "بیٹی کی وفات کی اطلاع پڑھ کر دل پر ایک سناٹا گزر گیا۔ بڑی تکلیف ہوئی۔ انسان کا کچھ بس نہیں چلتا۔ پالتا بوستا ہے۔ پڑھاتا لکھاتا ہے بیاہ شادی کرتا ہے اور پھر اپنے ہی ہاتھوں مٹی کے سپرد کر آتا ہے... اللہ تعالیٰ کی امانت تھی، اس نے واپس لے لی، ہمارا کیا زور"۔(۲۰)

اچھے خطوط انسان کی خوبی اور سادگی کی ترجمانی کرتے ہیں اور وہی خطوط مکتوب نگاری کی مکمل عکاسی بھی کرتے ہیں جس میں سیرت و شخصیت کا بھرپور پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ اور ادبی جان ہوتے ہیں ان کے خطوط ان کی مکمل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

سیرت و شخصیت کا آئینہ ہیں اور ساتھ ہی مصنوعی پن سے پاک ہیں۔ خطوط میں وہ انسان نظر آتا ہے جو ہر کسی کو کھلے دل سے ملتا ہے اور ان کی تحریر واضح شخصیت کا آئینہ دار ہوتی ہے۔ اس حوالے سے محمد صابر جمیل رقم طراز ہیں:

"ڈاکٹر اسلم فرخی محقق، استاد، خاکہ نگار، براڈ کاسٹر اور شاعر تو تھے ہی مگر آپ کے خطوط دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نجی زندگی میں بھی کسی بناوٹ اور تصنع کا شکار نہیں ہے بلکہ صاف، سادہ اور واضح تحریر پر آپ کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہے"۔[۲۱]

ڈاکٹر اسلم فرخی کی خطوط نگاری سادگی، لطافت، بے ساختگی اور بے لوث پن کا عملی نمونہ ہے۔ مہہ و خطوط ہیں جن میں فطری گفتگو کا انداز اپنے تمام دلچسپ پہلوؤں کے ساتھ وجود ہے۔ بعض خط لکھنے والا اپنے مخاطب سے باتیں کرتا ہوا نظر آتا ہے اور ان خطوط میں غیر ضروری تصنع وبناوٹ کو دخل نہیں ہے۔ انھوں نے خط کو اپنی طاقت میں بدل دیا۔ جس میں انھوں نے اپنے جذبہ وخیال کو حرف کی شکل دے کر صفحہ کاغذ پر بکھیر دیا۔ بے تکلف بر جستگی، سادگی اور داخلیت ان کے خطوط کی خصوصیات ہیں۔ انھوں نے صنعت گری، بناوٹ اور تکلف کو راہ نہیں دی مشاہدات و تجربات اور بے لاگ تبصروں کا نچوڑ کا احساس کی گرمی سے آمیز کر کے خط نگاری میں شامل کر لیا۔

ڈاکٹر اسلم فرخی کے خطوط سے کسی بھی منضبط اور مربوط تنقید کی توقع رکھنا مناسب نہیں کیونکہ نہ تو یہ مقالات کا مجموعہ ہے اور نہ کسی شعوری کاوش کے تحت تنقید کے طور پر لکھے گئے مضامین ہیں بلکہ دوران گفتگو جہاں جہاں انھوں نے سمجھا موقع و محل کے مطابق اپنا نقطہ نظر تفصیل کے ساتھ یا مختصر بیان کر دیا ہے ان کے خطوط کے مطالعہ سے ہم ایک مصلح، ادیب، شاعر اور ماہر تعلیم کو بہت قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات، انجم بک ڈپو، دریا گنج، دہلی، ۲۰۰۳، ص:۵۰

۲۔ ایس۔ ڈبلیو فیلن، ہندوستانی انگلش ڈکشنری، اتر پردیش، ارو، لکھنؤ، ۱۹۸۶، ص:۱۱۸

۳۔ The world book of encyclopedia, wordin seoh, feitzer company, London, 1992,P:186

۴۔ آل احمد سرور، تنقیدی اشارے، ادارہ فروغ اردو، لکھنؤ، ۱۹۵۵، ص:۶۳

۵۔ نیلو فر احمد، بیگم، ڈاکٹر، اردو میں ادبی خط نگاری کی روایت اور غالب، ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ۲۰۰۷، ص:۲۵

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۶۔ عبد الحق، ابدی تبصرے، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۷۰، ص:۷۶

۷۔ خورشید الاسلام، تنقیدیں، سرفراز قومی پریس، لکھنؤ،۱۹۵۸، ص:۸

۸۔ مظہر محمود شیرانی، مکاتیبِ ڈکٹر اسلم فرخی (مرحوم) بنام مظہر محمود شیرانی، مشمولہ، قومی زبان، انجمن ترقی اردو، پاکستان، کراچی، ۲۰۱۶، ص:۲۷

۹۔ ایضاً، ص:۲۲

۱۰۔ ایضاً، ص:۲۶

۱۱۔ ایضاً، ص:۲۷

۱۲۔ ایضاً، ص:۲۷

۱۳۔ ایضاً، ص:۲۷

۱۴۔ ایضاً، ص:۲۳

۱۵۔ ایضاً، ص:۲۲

۱۶۔ ایضاً، ص:۲۴

۱۷۔ ایضاً، ص:۲۵

۱۸۔ جمیل احمد رضوی، سید، ڈاکٹر فرخی مرحوم چند خطوط کے آئینے میں، مشمولہ قومی زبان، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۲۰۱۶، ص:۴۶

۱۹۔ ایضاً، ص:۴۸

۲۰۔ ایضاً، ص:۴۹

۲۱۔ محمد صابر جمیل، ڈاکٹر فرخی کے دو غیر مطبوعہ خط بنام مرزا ظفر الحسن، مشمولہ قومی زبان، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۲۰۱۶، ص:۸۷